REGD NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ

یوم جمعہ ۲۴ رجب ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱ ؍

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۴ تبلیغ ۱۳۳۷ ہش | ۱۴ فروری ۱۹۵۸ء | نمبر ۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ لیکن جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ پچھلے دنوں درد نقرس کے شدید دورہ کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز ہو گئی تھی۔ احباب ان دنوں خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

اردن اور عراق کی وفاقی یونین کا اعلان آج کسی وقت کیا جائیگا

دفاع، امور خارجہ اور معیشت کا مشترک نظام قائم کرنے کی تجویز!

عمان ۱۳ فروری۔ حکومت اردن کے ایک ترجمان نے کل رات یہاں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ آئندہ چوبیس گھنٹہ کے اندر اندر اردن اور عراق ایک وفاقی یونین کے تحت باہم متحد ہو جائیں گے۔ دونوں کی پھر ایک ہی فوج ایک ہی خارجہ پالیسی اور ایک ہی معیشت ہوگی۔ ترجمان نے مزید کہا کہ مجوزہ یونین کے قیام کے متعلق جو اعلان ہونا تھا اس پر دستخط بدھ کی بجائے جمعرات تک ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ اس بارہ میں ایک سرکاری بیان بھی جاری کیا گیا ہے۔ جس میں اگرچہ مجوزہ یونین کے اعلان کا معین وقت تو ظاہر نہیں کیا گیا۔ تاہم اس میں اس بات کی طرف اشارہ موجود ہے۔ کہ اعلان بہت جلد کر دیا جائے گا۔ سرکاری طور پر مزید کہا گیا ہے کہ مجوزہ یونین کے اعلان پر اردن کے شاہ حسین اور عراق کے شاہ فیصل دستخط کریں گے۔ دریں اثناء دونوں بادشاہوں اور ان کے وزراء کے درمیان اس بارے میں مذاکرات کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔ جس کے نتائج کا اعلان ہر وقت متوقع ہے

تونس نے بمباری کا مسئلہ حفاظتی کونسل میں پیش کرنیکا فیصلہ کر لیا

صدر بورقیبہ کی قیامگاہ کے آگے شدید مظاہرہ۔ فرانسیسی فوجوں کے مکمل اخراج کا مطالبہ

تونس ۱۳ فروری۔ حکومت تونس نے "ساکت سدی یوسف" نامی گاؤں پر فرانسیسی فوجوں کی اندھا دھند بمباری کا مسئلہ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ادھر دنیا بھر کے اخبار اس ظالمانہ اقدام پر فرانس کی پرزور مذمت کر رہے ہیں۔ جس سے فرانسیسی حکومت کو بین الاقوامی طور پر ایک انتہائی پیچیدہ صورت حال کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ کل یہاں سینکڑوں تونسیوں نے صدر بورقیبہ کی قیامگاہ پر ڈیڑھ گھنٹہ تک مظاہرہ کر کے تونس سے فرانسیسی فوجوں کے مکمل انخلاء اور اسلحہ مہیا کرنے کا مطالبہ کیا۔ مظاہرے کے دوران صدر بورقیبہ اپنی قیامگاہ پر برطانوی اور امریکی سفیروں سے گفتگو کرتے رہے۔ مظاہرین کے ایک وفد نے صدر سے ملاقات کر کے انہیں عوام کی حمایت کا مکمل یقین دلایا۔

شاہ ایران کی طرف سے معاہدہ بغداد کی حمایت

تہران ۱۲ فروری۔ شاہ ایران نے کل اپنی کیبنٹ کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے معاہدۂ بغداد کی مسلسل حمایت کا عہد دوہرایا۔ آپ نے کہا کہ اگر ایران معاہدہ بغداد میں شامل نہ ہوتا۔ تو ایران کے دفاعی اخراجات موجودہ اخراجات سے ۷ گنا ہوتے۔ اس سلسلہ میں آپ نے بتایا کہ جہاں بھارت اپنی آمدنی کا پچیس فیصد اور پاکستان ۷۵ فیصد دفاعی ضروریات پر صرف کر رہے ہیں وہاں ایران اپنی آمد کا صرف سترہ فیصد دفاع پر خرچ کر رہا ہے۔

حیدرآباد میں تیل کا آزمائشی کنواں کھودا جائیگا

کراچی ۱۳ فروری۔ اس سال مئی میں جیکب آباد میں تیل کے آزمائشی کنویں کی کھدائی شروع کی جائے گی۔ یہ کنواں ساڑھے پانچ ہزار فٹ کی گہرائی تک کھودا جائے گا۔

جناب منصور احمد صاحب بخیر و عافیت ٹوکیو پہنچ گئے الحمد للہ

احباب حصول مقصد میں کامیابی اور مزید ترقیات کیلئے دعا فرمائیں

محترم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی کے صاحبزادے جناب منصور احمد مورخہ ۶ فروری ۱۹۵۸ء کو پاکستان فارن سروس میں بطور اپوائنٹ منٹ پر کراچی سے جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو روانہ ہوئے تھے۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ وہاں بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ترقیات عطا فرمائے۔ اور ہر حال میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین اللھم آمین

(عبدالمالک خان مربی سلسلہ کراچی)

قائداعظم کے مقبرہ کی تعمیر

کراچی ۱۳ فروری۔ کل سرکاری طور پر بتایا گیا کہ فن تعمیر کے ماہرین کی بین الاقوامی جیوری قائداعظم کے مزار کی تعمیر کے سلسلہ میں ساٹھ سے زیادہ منصوبوں اور ماڈلوں پر غور کر رہی ہے جیوری جلد ہی اپنے فیصلہ کا اعلان کر دے گی۔ وزیراعظم اس جیوری کے صدر ہیں۔ انہوں نے صدارت کے فرائض انجام دینے کے لئے وزیر خزانہ سید امجد علی کو نامزد کیا ہے۔

سٹاک ہالم ۱۳ فروری۔ سویڈن کی پارلیمنٹ کے ایک رکن نے کل جمہوریہ میں کہا کہ تنازعہ کشمیر کے متعلق جو پاکستانی قبائلیوں کے شدید احساسات کی قدر کرتا ہوں۔ یہ کشمیر کے متعلق سویڈن کی پارلیمنٹ میں پہلی بار بحث ہوئی

نہر سویز میں جہاز رانی شروع ہو گئی

پورٹ سعید ۱۳ فروری۔ چودہ گھنٹے کے تعطل کے بعد کل نہر سویز میں جہازوں کی آمد و رفت پھر شروع ہو گئی۔ یہ تعطل دو جہازوں کے خشکی پر چڑھ جانے کے باعث پیدا ہو گیا تھا۔

کیبٹ لاج نئی دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۱۳ فروری۔ اقوام متحدہ میں امریکہ کے مستقل مندوب مسٹر ہنری کیبٹ لاج کل کراچی سے نئی دہلی پہنچ گئے۔ وہ پنڈت نہرو کے لئے صدر آئزن ہاور کا ایک خاص پیغام لائے ہیں۔ آپ نے نئی دہلی میں کہا کہ بھارت اور امریکہ دونوں جمہوریت کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

— تہران ۱۳ فروری۔ فوج کے ایک دستے نے کل مشہور ایرانی ڈاکو دادشاہ کے بھائی احمد شاہ کو گولیوں کا نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا۔ وہ گزشتہ مارچ سے تین امریکنوں اور دو ایرانیوں کو ہلاک کرنے کے الزام میں ماخوذ تھا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۵۸ء

باہم رواداری

مشرقی پاکستان میں چاٹگام کے قریب مسلمانوں کے دو فرقوں میں خوفناک تصادم کی خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ مسلمانوں کے فرقوں میں ایسے تصادم پاکستان اور بھارت میں بھی اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ پچھلے دنوں سے ہمارے ہاں مغربی پاکستان میں تو شیعہ سنی اور اور حنفی دیوبندی تصادم اس کثرت سے ہو رہے ہیں کہ حکومت کے علاوہ بعض فرقوں کے سنجیدہ اور سمجھدار طبقے چونک اٹھے ہیں۔ اور کئی ایک تجاویز ان کو روکنے کے لئے زیر عمل لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اکثر اخبارات نے بھی ان حادثات کے متعلق نہایت مفید اور کارآمد تبصرے کئے ہیں۔ چنانچہ مندرجہ بالا حادثہ کے متعلق بھی بہت سے اخبارات نے اظہار رائے کرتے ہوئے اسلام کی روادارانہ روح کی طرف اشارے کئے ہیں۔ ذیل میں بطور نمونہ ایک دینی اخبار کے تازہ خیالات درج کئے جاتے ہیں۔

"مشرقی پاکستان سے موصولہ یہ خبر اندوہناک ہے۔ کہ چاٹگام کے قریب مسلمانوں کے دو فرقوں میں خوفناک تصادم ہو گیا۔ . . . . . جس کے نتیجہ میں دو اشخاص ہلاک اور چالیس مجروح ہوئے پولیس کو اپنی حفاظت اور حالات پر قابو پانے کے لئے گولی چلانا پڑی۔

جو مذہب اتحاد بین المسلمین کا مشن لے کر اٹھا افسوس ہے کہ آج اسی مذہب کے پیرو فروعی اختلافات میں الجھ کر ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے مذہب کی کوئی خدمت نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے ان اعمال اور ان خیالات کے ذریعہ وہ مسلمانوں کے اتحاد میں رخنے ڈالکر اسلام ملت اسلامیہ اور اپنے وطن کی بدخدمتی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان مسلمانوں کو اس حقیقت کا جس قدر جلد احساس ہو پاکستان کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

ہم نے پہلے بھی اپنی اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ کہ یہ ایک نہایت اہم معاملہ ہے اور محض کبھی کبھی اس کی مذمت کر دینے سے یہ حل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ چاہیئے کہ مسلمانوں کا مصلح جو اور سمجھدار طبقہ خاصکر وہ لوگ جن کو مسلمانوں میں ارشاد و اصلاح کا موقعہ حاصل ہے۔ اس کے انسداد کے لئے ایک مہم کا آغاز کریں اس بات کو شاید ہی کوئی عالم دین ہو جو نہ سمجھتا ہو۔ کہ اسلامی فرقوں کا اس طرح باہم تصادم اسلام اور ملک و قوم کے لئے سخت ضرر رساں ہے۔ اس کی موجودگی میں کوئی مسلمان اپنے دینی فرائض بھی ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے اسلام کی ترقی اور معاشرہ کی اصلاح اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ ملک میں خاصکر دینی معاملات میں امن کی فضا قائم نہ ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ باوجود سخت فروعی اختلافات کے اسلام کے تمام فرقے اسلام کے بنیادی اصولوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور قرآن و حدیث میں بیان کردہ شرائط ایمان کو مانتے ہیں چاہیئے تھا کہ اگر ہم میں ذرا بھی عقل ہوتی۔ تو باوجود اختلافات کے ہم ایسے حادثات کو رونما نہ ہونے دیتے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اکثر دینی لوگ جو اس حقیقت کو بہتر سمجھتے ہیں۔ ایسے حادثات کا باعث بنتے ہیں۔ وہ متحدہ باتوں کو تو نظر انداز کر دیتے ہیں مگر اختلافات کو اتنا ابھارتے ہیں کہ عوام جو دین کا صحیح فہم نہیں رکھتے لڑنے مرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔

یہ امر افسوسناک ہے کہ ہمارے ملک میں اہل علم حضرات کا ایک ایسا طبقہ پیدا ہو چکا ہوا ہے۔ جو بجائے ایک دوسرے فرقے میں باہم رواداری برتنے کی تلقین کریں الٹا بطور پیشہ کے انہیں باہم لڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو حکومت بھی ایک حد تک ہی اپنے خطرناک کام سے روک سکتی ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ کہ سمجھدار اور ملک و قوم کا بہی خواہ طبقہ ایک باقاعدہ مہم چلائے۔ اور ایک ایسی تنظیم قائم کرے۔ جس کے کارکن مساجد میں جا جا کر خطیبوں سے ملیں اور انہیں خدا اور رسول کے نام پر متنازعہ مسائل پر ٹھنڈے اور نرم الفاظ میں گفتگو کرنے کی تلقین کریں۔

اسلام نے لا اکراہ فی الدین کا جو اصول پیش کیا ہے وہ غیر مذاہب کے ساتھ ہی رواداری برتنے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اس کا زیادہ خیال تو بین المسلمین متنازعہ فیہ مسائل کے متعلق ہونا چاہیئے۔

اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جس نے دیگر مسائل کی طرح اس مسئلہ کو بھی نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے اور محض اشارے نہیں کئے۔ دوسرے ادیان میں مجملاً اس کا ذکر ہو تو ہو لیکن اسلام نے تو نہایت تفصیل سے باہم رواداری کے اصول بیان کئے ہیں۔ اور یہاں تک کہا ہے کہ بت پرستوں سے بھی گفتگو کرتے وقت احسن طریق کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اور ان کے بتوں تک کو برا نہ کہو۔ حالانکہ اسلام سے بڑھ کر بتوں کا دشمن کوئی نہیں اسلام تو دنیا سے بت پرستی اور شرک کو ہی مٹانے کے لئے آیا ہے۔ لیکن رواداری کے معاملہ میں اسلام کی تعلیم اتنی واضح ہے کہ بتوں کو بھی جن کو دنیا سے مٹانا اس کا اصل کام ہے برا کہنے سے روکتا ہے۔ بتوں کو برا کہنے سے بتوں کا تو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ البتہ ان کے ماننے والوں کی دلآزاری ہوتی ہے۔ اور اسلام کسی قیمت پر کسی انسان کیا کسی حیوان کی بھی دلآزاری پسند نہیں کرتا۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلام اس طرح بت پرستی کی مدد کرتا ہے نہ بتوں کو برا کہنے کا یہ مطلب ہے کہ بت پرستی کی برائیاں کھول کر نہ بیان کی جائیں۔ ایسا ضرور کیا جائے۔ لیکن گفتگو شریفانہ ہونی چاہیئے دلآزارانہ نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر کسی کے غلط عقائد پر تنقید کی جائے۔ تو اس طریقے سے کی جائے۔ کہ سننے والے کو تکلیف محسوس نہ ہو۔ گفتگو تہذیب سے گری ہوئی نہ ہو۔ صرف اپنے عقائد کا اظہار ہو دوسروں کی دلآزاری نہیں۔ لیکن اپنے عقیدہ کا اس طرح اظہار کہ جو تہذیب سے گرا ہوا ہو یقیناً دلآزاری کا باعث بن سکتا ہے۔ اگر کوئی بت پرست بتوں کی تعریف بطریق احسن کرتا ہے۔ تو یہ ہمارے لئے قطعاً وجہ دلآزاری نہیں ہے۔ دلآزاری اس وقت ہوگی۔ جب وہ تہذیب سے گری ہوئی زبان استعمال کرے۔ اس طرح ہمارے سمجھدار طبقہ کو چاہیئے۔ کہ وہ عوام کی ذہنیت کو اس طرح تربیت دیں کہ آئندہ ایسے تصادم نہ ہونے پائیں۔ یا کم از کم اتنا ہو۔ کہ وہ خطرناک صورت نہ اختیار کرنے پائیں"

مجلس انصار اللہ مرکزیہ

— کی —

قرارداد تعزیت

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا یہ اجلاس نہایت درد اور دکھ سے سلسلہ احمدیہ کے ایک بزرگ صحابی اور ایک مجاہد یعنی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی ایڈیٹر الحکم اور جناب مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گجرات کی وفات پر ان کے عزیز و اقارب اور جماعت احمدیہ سے تعزیت کرتا ہے۔

حضرت عرفانی صاحب سلسلہ احمدیہ کے اولین صحابی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت پرانے اور مخلص ترین صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے عمر بھر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گراں بہا خدمات سرانجام دی ہیں ان کی تحریری خدمات سلسلہ ہمیشہ یادگار رہیں گی۔

جناب خادم صاحب سلسلہ کے نہایت پرجوش اور نڈر مجاہد تھے اور ہر وقت خدمت سلسلہ میں پیش پیش رہتے تھے۔ ان کی خدمات سلسلہ بھی ناقابل فراموش ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگوں کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

قائد عمومی مرکزیہ انصار اللہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب جماعت سے خطاب

سال گذشتہ کے کام پر تبصرہ اور نئے سال کا پروگرام

فرمودہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

(۱)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۷ر دسمبر ۵۷ء کو جلسہ سالانہ میں جو تقریر فرمائی تھی اس کی پہلی قسط افادہ احباب کے لئے شائع کی جارہی ہے۔ یہ تقریر میں اپنی ذاتی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زودنویسی)

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

سب سے پہلے مجالس خدام الاحمدیہ میں سے اوّل اور دوم رہنے والوں کا اعلان کیا جاتا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ اس سال کی پڑتال پر شہری مجالس میں سے

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

بہترین کام کرنے والی قرار پائی ہے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی دوم رہی ہے۔ اسی طرح دیہاتی مجالس میں سے مجلس خدام الاحمدیہ کنڈی خیر پور ڈویژن اوّل اور مجلس خدام الاحمدیہ چک ۹۸ (ضلع سرگودھا) دوم رہی ہے ان مجالس کے قائدین یا ان کے نمائندے مرکزی دفتر سے اپنی سندات حاصل کرلیں۔

اسی طرح مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس انصار اللہ ملتان شہر حسن کارکردگی کے سلسلہ میں اس سال اوّل رہی ہے۔ مجلس انصار اللہ ملتان شہر کے زعیم مرکزی دفتر سے انعامی علم حاصل کرلیں۔

تفسیر صغیر اور سلسلہ کے دوسرے کاموں کے سلسلہ میں مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل سُنّت

تو یہ ہے۔ کہ اچھا کام کرنے والوں کو خطابات دیئے جائیں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالدؓ بن ولید کو سیف من سیوف اللہ کا خطاب عطا فرمایا تھا لیکن چونکہ خطابات کا کام غور و فکر چاہتا ہے اور مَیں نے اس پر ابھی غور نہیں کیا اس لئے فی الحال مَیں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس سال جماعت کی طرف سے کسی قدر کام کرنے والوں کی دلجوئی اور ان کے کام کی خوشنودی کے طور پر کچھ رقم انعام کے طور پر تقسیم کر دی جائے۔

اس کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل احباب کو اپنے دستِ مبارک سے

انعامی تھیلیاں

عطا فرمائیں۔

۱۔ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب (مسند احمد بن حنبل کی تبویب کے سلسلہ میں) -/۳۰۰ روپے

۲۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس (تفسیر صغیر کی طباعت کے سلسلہ میں) Rs -/۳۰۰

۳۔ مکرم مولوی نورالحق صاحب (تفسیر صغیر کے کام کے سلسلہ میں) Rs -/۳۰۰

۴۔ خاکسار محمد یعقوب (انچارج شعبہ زودنویسی) تفسیر صغیر کے کام کے سلسلہ میں Rs -/۱۵۰

۵۔ مکرم منشی عبدالحق صاحب کاتب۔ (تفسیر صغیر کی کتابت کے سلسلہ میں) Rs -/۱۵۰

۶۔ مکرم منشی محمد اسمٰعیل صاحب کاتب (تفسیر صغیر کی کتابت کے سلسلہ میں) Rs -/۱۵۰

۷۔ مکرم منشی انور احمد صاحب سنگساز (تفسیر صغیر کی سنگسازی کے سلسلہ میں) Rs -/۱۵۰

اس موقعہ پر حضور نے ہدایت فرمائی۔ کہ جب کسی دوست کو انعام دیا جائے۔ تو باقی دوست بارک اللہ لکم کہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس میں آپ کے لئے برکت ڈالے۔ اور انعام لینے والا جزاکم اللہ کہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس دعا کی بہترین جزا عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا:-

پچھلے سال مَیں نے کہا تھا کہ

رسائل خلافت کا امتحان

لیا جائے گا۔ اور اس میں اوّل دوم سوم رہنے والوں کو انعام دیا جائے گا۔ مَیں نے کہا تھا کہ اس امتحان میں جو اوّل نکلیگا اس کو تذکرہ (مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور تفسیر کبیر کی ایک جلد ملے گی۔ اور جو دوم رہے گا۔ اس کو تفسیر کبیر کی ایک جلد اور سیر روحانی کی ایک جلد ملیگی اور سوم رہنے والے کو سیر روحانی کی ایک جلد دی جائے گی۔ سو دوران سال میں امتحان لیا گیا اور اس میں انصار اللہ میں سے مرزا برکت علی صاحب آف قادیان حال پشاور اوّل۔ شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور دوم اور ڈاکٹر محمد دین صاحب چکوال سوم رہے ہیں۔ خدام الاحمدیہ میں سے نذیر احمد صاحب سیالکوٹی لاہور چھاؤنی اوّل۔ مولوی محمد سلطان صاحب اکبر بی۔ اے ضلع سرگودھا دوم اور مرزا منور احمد صاحب ربوہ اور عبدالمنان صاحب ناہید کیمبلپور سوم رہے ہیں لجنہ اماءاللہ میں سے محمودہ بیگم احمد صاحب کراچی اوّل۔ قدسیہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبدالحمید صاحب ڈہرکی دوم اور عائشہ محمودہ بیگم صاحبہ کیمبلپور سوم رہی ہیں۔ عورتوں کے انعامات عورتوں کے جلسہ گاہ میں بھیجے جارہے ہیں۔ انہیں وہاں تقسیم کر دیا جائیگا۔ اور مردوں کے انعامات مَیں تقسیم کرتا ہوں۔

(اس کے بعد حضور نے اپنے دستِ مبارک سے اوّل، دوم اور سوم رہنے والوں کو انعامات عطا فرمائے۔)

اس کے بعد فرمایا:-

سب سے پہلے تو مَیں جماعت کو سلسلہ کے لٹریچر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ دوست اس طرف خاص طور پر توجہ کریں کیونکہ

لٹریچر کی طرف توجہ

کئے بغیر سلسلہ ترقی نہیں کرسکتا۔ سب سے پہلے تو مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دوست الفضل کی طرف توجہ کریں۔ پھر ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت کی طرف بھی توجہ کریں۔ پچھلے سال جلسہ سالانہ کے موقع پر مَیں نے ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت بڑھانے کے سلسلہ میں ایک تجویز پیش کی تھی مگر وہ تجویز ناکام رہی۔ جو چندہ مَیں نے کروا دیا تھا۔ یا جو صدر انجمن احمدیہ انہیں امداد کے طور پر روپیہ دیتی تھی۔ اس پر انہوں نے اپنے کام کا انحصار رکھا ہے اور خریداری بڑھانے کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ جب مَیں نے پوچھا کہ ریویو آف ریلیجنز کی خریداری کتنی ہے تو مجھے بتایا گیا۔ کہ ایک ہزار پرچہ تو تحریک جدید لیتی ہے اور ساڑھے سات ہزار روپیہ دیتی ہے۔ اور سات ہزار روپیہ صدر انجمن احمدیہ گرانٹ کے طور پر دیتی ہے۔ اور

مستقل خریدار

صرف ۲۷۰ ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ موجودہ عملہ بالکل ناکام رہا ہے اور انہیں

اس بات پر غور کرنا پڑے گا کہ کیوں نہ اس عملہ کو بدل کر کسی نئے آدمی کو اس کام پر مقرر کیا جائے بہر حال چونکہ پچھلے سال کوئی کام نہیں ہوا۔ اس لئے اس سال میں ریویو آف ریلیجنز کے متعلق کوئی نئی تجویز پیش نہیں کرتا اگر انہوں نے کوئی کام کیا ہوتا تو میں اس سال یہ تجویز پیش کرتا کہ اس کام کو مزید بڑھایا جائے کیونکہ اصل تجویز یہ تھی کہ ریویو کی اشاعت کو بڑھاتے بڑھاتے ہم اس کے خریداروں کی تعداد کو دس ہزار تک پہنچا دیں لیکن اب یہ حالت ہے کہ باوجود اس کے کہ سات ہزار روپیہ صدر انجمن احمدیہ گرانٹ کے طور پر دیتی ہے اور ایک ہزار پرچہ تحریک جدید خرید لیتی ہے اور انیس سو روپیہ کی رقم دو دو روپیہ فی خریدار کے حساب سے جماعت دیتی ہے پھر بھی اس رسالہ کی مستقل خریداری ۲۷۰ افراد تک ہی محدود ہے۔ اگر کام کی یہی رفتار رہی۔ تو ہمیں اس رسالہ کی خریداری دس ہزار تک پہنچانے کے لئے

سو سال کی مدّت

درکار ہو گی اور اس کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ پس ہمارے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ ہم اس رسالہ کو مفت تقسیم کریں یا بند کر دیں فی الحال ریویو آف ریلیجنز کے متعلق میں نے ہدایت دے دی ہے۔ کہ آئندہ جس قدر رقم صدر انجمن احمدیہ بطور امداد دیتی ہے۔ اس کے بدلہ میں اتنے ہی پرچے اسے دے دئے جائیں اور جتنی رقم تحریک جدید دیتی ہے اس کے بدلہ میں اتنے پرچے تحریک جدید کو دے جائیں اور عملہ ریویو جو خریدار بنائے۔ وہ پرچے مینیجر ریویو بھجوائے اس کے بعد میں اس سال کے کام پر ریویو کرتا ہوں۔ اس سال خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک تو تفسیر صغیر یعنی قرآن کریم کا اردو با محاورہ ترجمہ اور مختصر تفسیر شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ

اس سال کا کارنامہ

ہے۔ جو دوست اس تفسیر کو پڑھیں گے وہ انشاء اللہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ یہ کام صرف ۳ ماہ میں ہوا ہے یعنی مئی کے آخر میں یہ کام شروع ہوا تھا۔ اور اگست کے شروع میں یہ کام مکمل ہو گیا تھا۔ دوسرے علماء جو ہماری جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔

وہ اس کا مقابلہ اگر دوسری تفسیروں سے کریں۔ خواہ وہ انگریزی میں ہوں یا عربی زبان میں تو ان کو پتہ لگے گا کہ یہ تفسیر خدا تعالیٰ کے فضل سے ان پر ہر لحاظ سے غالب ہے اور گو یہ تفسیر صغیر ہے مگر اس میں بعض مضامین ایسے آ گئے ہیں۔ جو تفسیر کبیر میں بھی نہیں۔ ملک غلام فرید صاحب جو انگریزی تفسیر القرآن لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ مجھے ایک نسخہ تفسیر صغیر کا جلد بھجوا دیا جائے تاکہ میں انگریزی تفسیر القرآن کے مسوّدہ میں مناسب جگہوں پر اصلاح کر لوں یا اضافہ کرنے کی ضرورت ہو۔ تو اضافہ کر لوں۔ چنانچہ ان کو کتاب بھجوا دی گئی ہے۔

گو شروع میں صرف ایک ہزار کاپی کی اشاعت کا اعلان ہوا تھا۔ مگر اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے

تین ہزار چھ سو

کی درخواست آ چکی ہے۔ مگر پریس اتنی تعداد میں تفسیر چھاپ نہیں سکا۔ اس لئے جن لوگوں کی خریداری کے لئے درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ انہیں باری باری اور آہستہ آہستہ تفسیر دی جائے گی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تفسیر میں اکثر مضامین آ گئے ہیں۔ پہلے خیال تھا کہ اس کے بارہ سو صفحات ہوں گے۔ مگر بعد میں مضمون لمبا ہو گیا۔ چنانچہ اب اصل تفسیر کے تیرہ سو بیس صفحات ہیں اور ۴۲ صفحات ضمیمہ کے ہیں۔ جو نوٹ لمبے ہو گئے ہیں انہیں تفسیر کے آخر میں بطور ضمیمہ لگا دیا گیا ہے پھر ۱۲ صفحات کی فہرست مضامین بھی جسے انگریزی میں انڈیکس کہتے ہیں۔ کتاب کے شروع میں لگا دی گئی ہے۔ یہ انڈکس اتنا وسیع ہے کہ پہلے تمام انڈکسوں سے اعلیٰ ہے۔ اور اس سے

بہت زیادہ مضامین

اس میں آ گئے ہیں

ترجمہ کے متعلق یہ خیال رکھا گیا ہے کہ وہ با محاورہ ہو۔ اس سے پہلے تمام تراجم تقریباً تحت اللفظ ہوتے تھے۔ یعنی عربی زبان میں جس لفظ کا جو مقام ہوتا تھا۔ اس کو بیان کر دیا جاتا تھا۔ لیکن اس میں یہ نقص ہوتا تھا کہ اردو جاننے والا جس کو قرآن کریم سمجھانا مقصود ہوتا تھا اس کے معنے اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا تھا۔

لیکن با محاورہ ترجمہ سے ہر اردو جاننے والا قرآن کریم کا مفہوم آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ اس لئے ہم نے با محاورہ ترجمہ کیا ہے اور عربی زبان کے لحاظ سے جو مقام کسی لفظ کا تھا۔ اسے ترجمہ کے نیچے نوٹ میں ظاہر کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کے مختصر مضامین بھی درج کر دئے ہیں۔ اس طرح ترجمہ با محاورہ بھی ہو گیا ہے۔ تحت اللفظ بھی ہو گیا ہے اور تفسیر بھی ساتھ آ گئی ہے۔ غرض یہ تفسیر گو مختصر ہے مگر ایسی مکمل ہے کہ بعض مضامین اس میں ایسے آ گئے ہیں کہ وہ تفسیر کبیر میں بھی نہیں آئے۔ اب جو شخص تفسیر کبیر کی طرح ان نوٹوں کو پھیلانا چاہے گا وہ نہیں پھیلا سکے گا۔ اور جو شخص انہیں پھیلانے کی قابلیت نہیں رکھتا وہ قرآن کریم کے مفہوم سے واقف ہو جائے گا۔

دوسری چیز

جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔ وہ یہ ہے کہ پچھلے سال میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک تقریر میں کہا تھا کہ گو ہم نے اب تک فلپائن میں اپنا کوئی مبلغ نہیں بھیجا مگر تاہم وہاں ۲۷ افراد سلسلہ حقہ میں داخل ہو گئے ہیں اب اطلاع آئی ہے کہ وہاں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے والوں کی تعداد ۲۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔ ان لوگوں میں سکولوں اور کالجوں کے طالب علم اور گورنمنٹ کے بعض بڑے بڑے افسر جیسے محکمہ تعلیم کے افسران اور اسی طرح بعض دوسرے محکموں کے افسر شامل ہیں۔ بعض سکول اور کالج ایسے ہیں جن کے طلباء کی ایک بڑی تعداد احمدیت میں داخل ہو چکی ہے۔ پس کیا بلحاظ کمیت اور کیا بلحاظ کیفیت دونوں لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فلپائن میں فتح عظیم بخشی ہے۔ فلپائن کوئی معمولی ملک نہیں بلکہ بڑا اہم ملک ہے۔ اس کو ابتداء میں مسلمانوں نے فتح کیا تھا۔ بہت قدیم زمانہ میں مسلمان سیلون آئے۔ سیلون سے انڈونیشیا گئے اور انڈونیشیا سے جا کر انہوں نے فلپائن فتح کیا۔ بعد میں اس پر سپین نے قبضہ کر لیا۔ اور پھر سپین سے یہ ملک امریکہ نے چھین لیا اور سپین والوں نے مسلمانوں کو بالجبر عیسائی بنایا۔ چنانچہ ایک جگہ پر تلوار لٹکا دی گئی اور اعلان کر دیا گیا کہ جو مسلمان اس کے نیچے سے گزرتے ہوئے عیسائیت کا اقرار کرے گا۔ اس کو کچھ نہیں کہا جائیگا۔ لیکن جو عیسائیت کا اقرار نہیں کرے گا۔ اس کی گردن اسی تلوار

سے اڑا دی جائیگی۔ اس طرح فلپائن کے سارے مسلمان باشندوں کو

ایک ہی دن میں

عیسائی بنا لیا گیا۔ پس فلپائن کوئی معمولی ملک نہیں۔ بلکہ اس کی حیثیت سپین کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ اس جگہ ہمارے سلسلہ کا پھیل جانا بڑی برکت کا موجب ہے۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ اس ملک کی رومن کیتھولک حکومت ہمارے مبلغوں کو نہ صرف وہاں جانے نہیں دیتی بلکہ وہاں کے نو مسلموں کو پڑھنے کے لئے ربوہ بھی نہیں آنے دیتی۔ اب خبر آئی ہے کہ برابر تین سال کے جھگڑے کے بعد حکومت نے ایک نو مسلم کو ربوہ آنے کی اجازت دی ہے۔ اور اس کے متعلق بھی یہ یقین نہیں۔ کہ وہ یہاں آ بھی سکے گا یا نہیں بہر حال اس ملک کی یہ کیفیت ہے کہ ہمارے آدمیوں کو ادھر جانے نہیں دیا جاتا۔ اور ادھر کے آدمیوں کو ادھر نہیں آنے دیا جاتا۔ تاکہ کہیں عیسائیت میں رخنہ پیدا نہ ہو جائے

پھر یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ فلپائن کے ایسے علاقہ کے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ جو سارے فلپائن پر غالب ہیں

پچھلی جنگ عظیم

میں جاپانیوں کا مقابلہ انہی لوگوں کی مدد سے کیا گیا تھا۔ یہ لوگ جنگل میں رہتے ہیں۔ اور ہم تو اس فعل کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ مگر چونکہ وہ اپنے پہلے مذہب کے پیرو ہیں۔ اسلئے وہ رائفلیں لے کر جنگل سے نکل آتے ہیں۔ اور جو عیسائی انہیں نظر آئے اسے گولی مار دیتے ہیں۔ گویا ان کی مثال قبائلی پٹھانوں کی طرح ہے۔ جو انہیں کوئی عیسائی نظر آتا ہے۔ وہ اسے گولی مار دیتے ہیں۔ اور پھر جنگل میں چھپ جاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی علاقہ میں احمدیت پھیل رہی ہے۔ اور وہاں ایسے مخلص پیدا ہو گئے ہیں۔ جو دوسرے احمدیوں کی نگرانی کرتے رہتے ہیں اور ہمیں اطلاع دیتے رہتے ہیں۔ کہ فلاں احمدی میں یہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ اس کی اصلاح کی جائے یا اسے جماعت سے خارج کیا جائے۔

اب میں

آئندہ سال کا پروگرام

بتاتا ہوں۔ آئندہ سال کے لئے ہمارا

یہ پروگرام ہے کہ مسند احمد بن حنبل کی تبویب کو مکمل کیا جائے۔ ملک سیف الرحمن صاحب اور ان کے ساتھ کام کرنے والوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ آئندہ نومبر تک اس کتاب کو مکمل کر دیں گے۔ چونکہ اس کام کے لئے علم حدیث کی پوری مہارت کی ضرورت تھی اس لئے یہ کام سلسلہ کے علماء کے سپرد کیا گیا تھا۔ لیکن باوجود اس کے کہ سلسلہ سے ہزاروں روپے لے کر انہوں نے تعلیم حاصل کی تھی۔ اور سینکڑوں روپے ماہوار دے کر ہم نے ان کو حدیث کا علم سکھانے کے لئے ماہرین حدیث مقرر کئے تھے پھر بھی ان میں بعض کی لالچ اور حرص غیر احمدی مولویوں سے کم ثابت نہیں ہوئی۔ لیکن اس کے باوجود میرا ارادہ ہے کہ آئندہ سال اس کتاب کو ان سے مکمل کرایا جائیگا انشاء اللہ تعالے۔

اس کے علاوہ میرا یہ بھی ارادہ ہے کہ اگر اللہ تعالے توفیق دے تو

اسلام کی اردو انسائیکلوپیڈیا

بھی تیار کرائی جائے۔ میرا اندازہ ہے کہ یہ کتاب ۲ ہزار صفحات پر مشتمل ہوگی اور جس طرح تفسیر صغیر کے بعد قرآن کریم کی مختصر تفسیر اور با محاورہ ترجمہ کے لئے کسی اور کتاب کی کم ہی ضرورت پیش آئیگی اسی طرح اس انسائیکلوپیڈیا کے بعد اسلام کے متعلق حوالہ جات نکالنے کے لئے کسی اور کتاب کی بہت کم ضرورت پیش آئے گی ؛ (باقی)

گمشدہ رسید بک

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی رسید بک نمبر ۶۴۸۳ جس کی رسید نمبر ۱ تا ۷ استعمال کی گئی ہیں۔ منڈھی مرڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ سے گم ہوگئی ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب اس نمبر کی رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ ادا کریں۔ اگر کسی صاحب کو اس رسید بک کا علم ہو تو وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

ناظر بیت المال۔ ربوہ

درخواست دعا

مکرم منشی سبحان علی صاحب کاتب عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کا نواں سالانہ جلسہ

نائیجیریا کے تمام علاقوں سے احمدی احباب کی شرکت

(۲)

(از مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

جلسہ کا دوسرا دن

جلسے کے دوسرے دن صدارت خاکسار نے کی۔ تلاوت مسٹر حمزہ اکنو MR HAMZA OKunna نے اور عربی کی نظم فضل عمر احمدیہ سکول کے طلباء نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس نظم کا ترجمہ (انگریزی) خاکسار کے چھوٹے لڑکے عزیزم محمد اقبال نے سنایا۔ عزیزم محمد اقبال فضل عمر احمدیہ سکول کا پہلا طالب علم ہے جس نے اس سکول کی تعلیم ختم کر کے کنگز کالج میں داخلے کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔

اسلام میں خلافت

Mr. Hamza OKunna نے اسلام میں خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آیت استخلاف کی تشریح کی اور بتایا کہ خلافت نبوت کا تتمہ ہے۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت کے قیام کا ذکر کیا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کے قیام کے واقعات سنائے Mr Aluwa نے خلافتی نظام کی برکات کی طرف توجہ دلائی اور تمام احباب کو تلقین کی کہ خود بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہیں اور اپنی اولادوں کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھنے کی کوشش کریں۔

ان کے بعد Mallam. M. M. Habeebu نے "دنیا بھر میں احمدیت" کے موضوع پر فاضلانہ تقریر کی۔ مالم حبیبو نے عربی اور دینیات کی تعلیم حضرت فضل الرحمن صاحب مرحوم و مغفور سے حاصل کی تھی اور اب آپ اپنے علاقے میں ایک عالم مانے جاتے ہیں۔ آپ اس وقت اپنے علاقے کے ایک ٹریننگ کالج میں بطور معلم کام کرتے ہیں اور امید ہے کہ عنقریب ہی جماعت کی طرف سے وظیفہ حاصل کر کے مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے نائیجیریا سے باہر جائیں گے۔

آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے متعدد واقعات سنا کر حاضرین کو بتایا کہ حضور کے نشانات تمام دنیا کے لئے تھے اور اسی لئے جلد ہی ہماری جماعت خدا کے فضل سے دنیا کے تمام علاقوں میں پھیل گئی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی روحانی توجہ کے باعث ہر نئے طلوع ہونے والے دن جماعت کا اثر و رسوخ بڑھ رہا ہے۔

مالم حبیبو کے بعد الحاج عبدالوحید فلاویو Alhaj A.W. Folawiyo نے "روحانی زندگی" کے موضوع پر تقریر کی اب ہماری جماعت کے سیکرٹری تبلیغ ہیں۔ جب سے آپ نے تبلیغ کا شعبہ سنبھالا ہے۔ جماعت اللہ تعالے کے فضل سے تبلیغ ہی کا فی چست ہو گئی ہے۔

آپ نے روحانی زندگی کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اپنی زندگی کے بعض واقعات سنائے جن کو حاضرین نے بہت سراہا۔ آپ کے بعد ہمارے ایک پرانے مبلغ الفا اے۔ بی ڈمالا Alfa. A.B Dammola نے نائیجیریا میں احمدیت" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حال ہی میں تقریباً آٹھ ماہ کا عرصہ نائیجیریا کے شمالی علاقوں کے دوروں میں گذارا ہے۔ اس سے قبل بھی آپ متعدد بار بیرونی جماعتوں کا دورہ کر چکے ہیں۔ آپ اس وقت یہاں کی جماعت کے بہت پرانے مبلغ ہیں اور آپ کا انداز تقریر نہایت مؤثر ہے

آپ نے احمدیت کے اوائل ایام کے واقعات اور پھر احمدیت کی ترقی کے حالات بیان کئے۔ آپ نے اس بات پر خاص طور پر زور دیا کہ ہمیں متعدد مزید لوکل مشنریوں کی ضرورت ہے (اس وقت دو نوجوان زیر تربیت ہیں) اور کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ نائیجیریا کے کونے کونے میں مبلغ بھجوا دیئے جائیں اور جلد سے جلد سارے نائیجیریا کو احمدیت کے نور سے منور کر دیا جائے۔

آپ کے بعد خاکسار کے لڑکے عزیزم ظفر اقبال نے دیگر امور کے علاوہ جماعت کے طالب علموں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ انہیں اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ احمدی زندگی کے ہر شعبے میں دوسروں سے آگے ہیں۔

عزیزم ظفر اقبال کی تقریر کے بعد خاکسار نے صدارتی اختتامی تقریر کی جس میں سال بھر کی مساعی پر تبصرہ کیا گیا۔ سال بھر میں جو لٹریچر مشن نے شائع کیا تھا اس کو حاضرین کے سامنے پیش کیا تبلیغ کے میدان میں جماعت کی مجموعی کوششوں کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ اللہ تعالے کے فضل سے دو یورپین (ایک مرد اور ایک عورت) ایک انگریز اور ایک سوئٹزرلینڈ کا باشندہ ہمارے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے تعلیم کے سلسلہ میں اعداد و شمار پیش کرکے بتایا کہ اللہ تعالے کے فضل سے جماعت اس شعبہ میں نمایاں ترقی کر رہی ہے وہ اساتذہ جو اس وقت جماعت کی طرف سے ٹریننگ کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کا تعارف کرایا گیا۔

خاکسار نے جماعت کو اس بات کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی کہ اب جبکہ ہر طرف سے یہ آواز آرہی ہے کہ اسلام ترقی کر رہا ہے ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنی کوششوں کو اور بھی تیز کر دیں تاکہ اسلام کی مکمل فتح کا دن دیکھنا ہمیں جلد نصیب ہو۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے لئے دعاؤں کی درخواست کرتے ہوئے حاضرین کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کی کہ فوجوں کی کامیابی کا بہت سا انحصار جرنیلوں پر ہوتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالے نے ہمیں ایک ایسا جرنیل عطا کیا ہے جس کی کامیابی خدائی وعدہ ہے۔ اس جرنیل کے لئے ہم سب کو دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالے اسے لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور حضور کے خدام کو احسن طریق پر دین کی خدمت کی توفیق دے اس کے بعد دعا ہوئی۔ اور اس طرح ہمارا نواں سالانہ جلسہ خدا تعالے کے فضل سے کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ؛

لازمی چندوں کا بجٹ پورا کرنا ضروری ہے

قسط دوم

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں اب صرف دو اڑھائی ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت سی جماعتوں کی وصولی کی رفتار تسلی بخش ہے اور امید ہے کہ وہ تھوڑی مزید کوشش کر کے سال رواں کا بجٹ پورا کر لیں گی۔ لیکن کئی جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی وصولی کم ہے اور بعض جماعتوں کے ذمہ پچھلے سالوں کے بقائے بھی ہیں۔ انفرادی طور پر ہر جماعت کے صدر اور سیکرٹری صاحب مال کو ان کے بجٹ بقایا اور وصولی سے اطلاع دی جا چکی ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے بڑی بڑی جماعتوں کی وصولی کی رفتار کا نقشہ درج ذیل ہے۔ جس میں سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں پہلے نو مہینوں کی وصولی فیصدی کی شکل میں دکھائی گئی ہے۔ جن جماعتوں کے ذمہ سابقہ بقائے بہت ہیں ان پر یہ (م) نشان لگایا گیا ہے۔ ایسی جماعتوں کو اپنے بقائے صاف کرنے کی طرف پوری توجہ کرنی چاہئے بعض جماعتوں کی طرف سے جن پر یہ (٭) نشان لگایا گیا ہے۔ سال رواں کا بجٹ موصول نہیں ہوا۔ ان کی وصولی کی رفتار نکالنے کے لئے ان کا سال رواں کا بجٹ پچھلے سال کے پچھلے سال کے بجٹ کے برابر فرض کر لیا گیا ہے۔ ان جماعتوں کو چاہیئے کہ مزید توقف کے بغیر اپنا بجٹ بھجوا دیں۔ جن جماعتوں کا چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی ۷۵% یا اس سے زیادہ ہے۔ ان کا ان مدات کا تدریجی بجٹ پورا ہو گیا ہے چندہ جلسہ سالانہ اس وقت تک سو فیصدی وصول ہو جانا چاہیئے تھا۔

مَیں تمام احباب اور عہدہ داروں سے درخواست کرتا ہوں کہ سال رواں کے یہ آخری دو تین مہینے لازمی چندوں کی وصولی کے لئے وقف کر دیں۔ اور کوئی جماعت ایسی نہ رہے۔ جو سال رواں کا بجٹ پورا کرنے کے علاوہ سابقہ بقاؤں میں سے بھی ایک معتد بہ حصہ وصول نہ کر لے۔ چندہ جلسہ سالانہ کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس سال اس چندہ کی وصولی خرچ کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

نمبر شمار	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر شمار	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
	جن جماعتوں کا بجٹ ایک ہزار اور دو ہزار روپے کے درمیان ہے						
۱	ظفر آباد اسٹیٹ ٹھہ لابینی	۲۲۰	۲۹۹	۲۳	احمد آباد اسٹیٹ	۷۹م	۸۰م
۲	گوٹھ حاجی قمر الدین	۱۵۱	۱۵۱	۲۴	کوٹ فتح خاں٭	۶۵	۹۳
۳	گوٹھ امام بخش	۳۵	۲۱۷	۲۵	نور نگر فارم	۵۳	۱۰۴
۴	مانگٹ اونچے	۱۲۲	۱۰۰م	۲۶	گھوگھیاٹ	۷۰	۸۲
۵	منڈی بہاؤالدین	۸۱	۱۳۴	۲۷	کوٹ مومن	۶۲	۹۰م
۶	ریوکے	۱۰۳	۱۰۱	۲۸	عزیز پور ڈوگری٭	۷۱	۷۷
۷	چک ۱۱۷ چھور	۹۶	۱۰۶	۲۹	مرالہ	۷۱	۷۶م
۸	رادھن	۹۷	۱۰۰	۳۰	سانگھڑ	۶۹	۷۱
۹	گوٹھ نتھے خاں	۴۴	۱۴۸	۳۱	گھٹیالیاں ہائی اسکول	۷۳	۶۸
۱۰	میرپور کشمیر	۷۱	۱۱۶	۳۲	ڈوگری گھمن	۸۱	۵۸
۱۱	قلعہ صوبا سنگھ	۸۱	۱۰۳	۳۳	ڈگری	۵۱	۸۶
۱۲	گوٹھ جمال دین	۹۴	۸۹	۳۴	چک ۹۹ ش	۴۰	۹۷
۱۳	چک سکندر	۹۸	۸۳م	۳۵	گکھڑ منڈی	۴۱	۹۳م
۱۴	چک ۹۸ شمالی	۹۵	۸۶	۳۶	چک ۹۳/۱۰R	۷۱م	۶۳م
۱۵	چک ۱۶۶ مراد	۹۸	۷۹	۳۷	چک ۱۸ بہوڑو	۴۵	۸۴
۱۶	چک ۸۸ ج ب ہسیانہ	۶۶	۱۰۵	۳۸	خوشاب	۵۵	۶۷
۱۷	ڈسکہ	۷۶	۸۹م	۳۹	چک ۵۵/۲-L محمود پور٭	۵۵	۶۵م
۱۸	داتہ زیدکا	۶۱م	۱۰۴	۴۰	منڈی بوڑیوالہ	۴۶	۷۳م
۱۹	چک ۲۴۵/E.B	۶۶	۹۷	۴۱	شیخ پور	۴۹م	۷۰م
۲۰	نبی سر روڈ	۸۳	۸۰	۴۲	چک ۷۹ نواں کوٹ	۴۵	۷۱
۲۱	گوجرخاں	۹۰	۷۲م	۴۳	چک ۲۱ دودھ	۳۲	۸۳
۲۲	گھٹیالیاں	۸۲	۷۸م	۴۴	نوکوٹ	۳۲	۸۳
۴۵	پنڈدادنخاں	۵۵	۵۹	۶۸	پاکپتن٭	۳۸	۳۹م
۴۶	سمبڑیال	۷۰	۴۲م	۶۹	گھارو	۳۸	۳۳
۴۷	چہور کاہلوں	۴۰	۶۸	۷۰	چک ۱۴۵/۱۰R	۵۶م	۱۳م
۴۸	چک ۱۲۷/R-B بہلولپور٭	۴۶م	۶۱م	۷۱	لیہ	۳۸	۳۲
۴۹	دھیر کے کلاں	۴۸	۵۵	۷۲	چکوال	۶۰	۲۸
۵۰	جوہر آباد	۵۷م	۳۴م	۷۳	محمود آباد جہلم	۴۲م	۲۳م
۵۱	چک ۱۹۲ مراد	۵۶	۴۳	۷۴	ننکانہ صاحب	۳۵م	۲۹م
۵۲	بنوں	۶۸	۳۰	۷۵	خانیوال	۳۲	۳۱م
۵۳	چونڈہ	۴۲	۵۴	۷۶	چک ۳۵ ج	۲۸	۳۵
۵۴	نصرت آباد اسٹیٹ	۶۳م	۳۲م	۷۷	کوٹ فرزند علی چک ۱۲۰	۱۶	۴۴
۵۵	دار النصر شرقی ربوہ	۷۲م	۲۰م	۷۸	چک ۱۲۱ گوکھووال	۱۹	۳۰
۵۶	کوٹلی آزاد کشمیر	۲۷	۶۵	۷۹	کوہ مری	۴۱	۲۳
۵۷	بھیرہ	۵۴م	۳۸	۸۰	چک ۵۷۵ گ ب	۱۹م	۲۲م
۵۸	چک ۳۲-۳۳ ج	۳۰	۶۰م	۸۱	دھرگ	۲۲	۱۷م
۵۹	احمد نگر	۳۸	۵۲	۸۲	کوٹھیوالہ چاہ جیون سنگھ	۳۷	×
۶۰	اوڑحمہ	۵۳م	۳۵م	۸۳	داؤد خیل٭	۲۳م	۱۱م
۶۱	دار الیمن ربوہ	۳۳	۵۴	۸۴	برہمن بڑیہ٭	۲۲م	۲۷
۶۲	کھیوڑہ	۵۸م	۲۸م	۸۵	چک ۳۲ دھاروال	۷	۱۴
۶۳	چک ۲۷۶/R-B گوکھووال	۵۴م	۳۰م	۸۶	ڈاڑی منڈی	۷م	۴۲
۶۴	کھاریاں	۳۷م	۲۴م	۸۷	چک ۱۳۲ لیاقت پور٭	۱م	۱م
۶۵	بیراج کالونی	۶۰	۲۲	۸۸	میمن سنگھ٭	۲م	×م
۶۶	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۳۸	۴۱	۸۹	جوڑا	×	×
۶۷	گھنوکے ججہ	۴۳م	۴۴م	۹۰	پنج گرہ منگال٭	×م	×م

من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ......

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ اور حضور کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے۔ تو عرب کے بعض قبائل نے زکوٰۃ دینی بند کر دی۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کے ساتھ جنگ کی۔ حضرت عمرؓ نے دریافت فرمایا۔ کہ جب یہ لوگ لا الٰہ الا اللہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ تو پھر ان سے جنگ کرنا کس طرح جائز ہے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا:۔

واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقاً کانوا یودونھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتھم علی منعھا (مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ)

فرمایا۔ قسم ہے اللہ کی! میں ضرور لڑوں گا۔ اس شخص سے جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا (یعنی نماز کو تو فرض سمجھتے ہوئے ادا کیا۔ مگر زکوٰۃ کو فرض نہ سمجھیں) زکوٰۃ ادا کرنا مال کا حق ہے قسم ہے اللہ کی! اگر بچہ بکری کا جو آنحضرت کے وقت بطور زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے مجھے نہ دیں گے تو میں ضرور ان سے لڑوں گا

تاریخ اسلام میں سوائے اس فریضہ کے اور کسی فریضہ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے جنگ کا ہونا ثابت نہیں۔ پس فرضیت زکوٰۃ واضح ہے۔ جن احباب پر زکوٰۃ واجب ہے وہ ادا کریں۔

(ناظر بیت المال)

درخواست دُعا

میرا بھانجہ سعید احمدؐ کچھ دنوں سے علیل ہے۔ اور کراچی کے امریکن ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرماوے۔

اور ہم خود بھی کچھ عرصہ سے بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب سے دعا کے لئے عرض ہے۔

(بشریٰ قریشی بنت قریشی عبداللطیف صاحب ربوہ)

علوم عربی کی تعلیم کا طریق قدیم

مجلس مذاکرہ علمیہ میں مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب کا مقالہ

ربوہ ۱۲ فروری - مکرم جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب نے کل شام مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ کے اجلاس میں ایک مفید اور معلوماتی مقالہ پیش فرمایا۔ جس میں آپ نے دینی علوم کی تعلیم کے طریق قدیم پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس ضمن میں ان علماء دین کے حالات بھی بیان فرمائے۔ جنہوں نے گذشتہ چند صدیوں میں ہندوستان میں تعلیم و تدریس کے لئے اپنی زندگیاں وقف کئے رکھیں اور اس طرح اس سرزمین کے لوگوں کو دینی علوم سے بہرہ ور کیا۔ آپ نے مختلف علاقوں کے دینی نصاب اور طریق تعلیم کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ہر عالم بذات خود ایک مدرسہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ تعلیم کے لئے کوئی خاص اوقات مقرر نہ تھے۔ طلبہ ہر وقت اس کی خدمت میں حاضر رہتے اور وہ دن رات اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے انہیں درس دیتا رہتا حتیٰ کہ اگر وہ عالم سفر پہ بھی جاتا تو طلبہ کی ایک جماعت ساتھ ہوتی۔ جنہیں وہ راستے میں بھی پڑھاتا جاتا۔ آغاز کار طلبہ کو چند ابتدائی کتابیں حفظ کرادی جاتیں اور پھر ان کی بنیاد پہ مشکل علوم کی مزید تدریس ہوتی۔ اس زمانہ میں تعلیم کا یہ کمال سمجھا جاتا تھا کہ کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ مطالب بھر دیئے جائیں تاکہ طلبہ ان الفاظ کو بآسانی یاد کرسکیں۔ اس طرح جو کتابیں پڑھائی جاتیں وہ مختصر تو ہوتی تھیں لیکن عام فہم نہ ہوتی تھیں۔ طلبہ انہیں طوطے کی طرح رٹ لیتے تھے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ ان میں ذہنی وسعت پیدا نہ ہوتی تھی اور صرف وہی طلبہ ترقی کرکے علمی رفعت حاصل کرتے تھے جو پہلے ہی فطری طور پہ اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں کے مالک ہوتے۔

آپ کے اس معلوماتی مقالہ کے بعد ایک دلچسپ بحث کا آغاز ہوا جس میں جامعہ کے طلبہ کے علاوہ مکرم حافظ مبارک احمد صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت [illegible] مکرم محمد ابراہیم صاحب خلیل اور [illegible] صدر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حصہ لیا۔ بالخصوص مکرم شمس صاحب نے اس طریقہ تعلیم کے نقائص پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے دینی علوم کی تدریس میں جدید طریقوں کو رائج کرنے پر زور دیا اور فرمایا قرون اولیٰ کی طرح دینی علوم کی تدریس میں قرآن اور سنت کی تعلیم کو باقی دوسرے دینی علوم مثلاً منطق فلسفہ کلام وغیرہ پہ ترجیح دینی چاہیئے۔ آج سے ایک صدی قبل تک جو طریق رائج تھا۔ اس میں سب سے بڑی خرابی یہی تھی کہ قرآن کریم کو ناقابل فہم سمجھ کر یہ ضروری قرار دے دیا گیا تھا کہ منطق فلسفہ صرف نحو اور علم کلام پہ عبور حاصل کئے بغیر قرآن کو سمجھنا مشکل ہے یہ خیال ہی طریقہ تعلیم کو پیچیدہ اور مشکل بنانے کا موجب بنا اور اسی وجہ سے علمی ترقی کے راستے مسدود ہو کر رہ گئے۔ موجودہ دور میں اس خرابی کو دور کرنا از حد ضروری ہے

بحث کے اختتام پہ مکرم شمس صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ مفید اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

آٹھ سو تولے سونا پکڑا گیا

ڈھاکہ ۱۲ فروری۔ لینڈ کسٹمز کے عملے نے کل ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پہ ایک مسافر کے قبضہ سے قریباً ایک لاکھ انیس ہزار روپے کی مالیت کا آٹھ سو سات تولے سونا برآمد کیا۔ یہ مسافر مغربی پاکستان سے یہاں پہنچا تھا۔ اور اس نے یہ سونا کمر کے گرد ایک جیکٹ میں چھپا رکھا تھا

شیخ عبداللہ کا حامی ایڈیٹر گرفتار

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ جموں کے ہفت روزہ "سچ" کے ایڈیٹر ماسٹر روشن لال کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ماسٹر روشن لال پہلے جاسوشلسٹ ہیں۔ لیکن وہ شیخ عبداللہ کی حمایت اور بخشی حکومت کی بدعنوانیوں کی مذمت کرتے رہے ہیں۔

سیالکوٹ میں آتشبازی پر پابندی

لاہور ۱۲ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضلع بھر میں ایک ماہ کے لئے آتشبازی کے مظاہروں کی ممانعت کردی ہے۔ موصوف نے اس ضلع سے دو ماہ کے لئے ایمونیم سلفیٹ کی برآمد پر بھی پابندی لگادی ہے۔

پاکستانی نمائندوں نے تقسیم کشمیر کی تجویز مسترد کردی

پیسیفک کانفرنس میں کینیڈا کی تجویز کا حشر

لاہور ۱۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ پرسوں شام انٹرنیشنل ریلیشنز کانفرنس میں پاکستان نے ریاست جموں و کشمیر کو تقسیم کرنے کی تجویز مسترد کردی۔ یہ تجویز کینیڈا کے ایک مندوب نے پاکستان اور ہندوستان کے تنازعات پر بحث کے دوران پیش کی تھی۔

کینیڈی مندوب مسٹر بریشر کی تجویز یہ تھی کہ صوبہ جموں اور لداخ کا بھارتی مقبوضہ علاقہ بھارتی حکومت کے پاس رہے۔ اسی طرح ضلع پونچھ اور گلگت پاکستان کے پاس رہنے دیا جائے۔ لیکن وادی کشمیر کو ایک آزاد اور خود مختار علاقہ قرار دیا جائے اور اس پر بھارت و پاکستان کی مشترک نگرانی قائم کردی جائے۔ اس تجویز پر بحث کے دوران پاکستانی نمائندوں نے کہا کہ پاکستان ہندوستان یا کسی دوسری طاقت کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ ریاست جموں و کشمیر کو تقسیم کریں۔ ریاستی عوام کو ہی حق خود ارادیت سے یہ مسئلہ طے کرنے کا اختیار حاصل ہے جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ وہ ریاست میں آزاد استصواب کرانے کا پابند ہے۔ اور بھارت کو بھی استصواب کے عہد کی پابندی کرنی چاہیئے۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارتی نمائندوں نے اپنی تقریروں میں دعوے کیا کہ بھارت اپنے بین الاقوامی وعدوں سے کبھی منحرف نہیں ہوا۔ وہ اب بھی حفاظتی کونسل کی قراردادوں کا احترام کرنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ پاکستان بھی اپنے وعدے پورے کرے۔

ایک امریکی مندوب نے اپنی تقریر میں متنبہ کیا کہ تنازعہ کشمیر کے سلسلہ میں موجودہ صورت حال انتہائی خطرناک ہے۔ آپ نے یہ اندیشہ ظاہر کیا کہ اگر کشمیر کی موجودہ صورت حال دیر تک قائم رہی تو بین الاقوامی قانون کی رو سے موجودہ تقسیم کو ہی قانوناً جائز سمجھا جانے لگے گا۔ لیکن پاکستان نے امریکی مندوب کی اس رائے سے شدید اختلاف کیا اور کہا کہ جس بین الاقوامی قانون کا حوالہ دیا جا رہا ہے۔ اس کا اطلاق ریاست کشمیر کی سی صورت حال پر نہیں ہوسکتا۔

کینیڈا کے مندوب مسٹر بریشر نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ کشمیر کا تنازعہ باہمی گفت و شنید یا بین الاقوامی عدالت انصاف کے سپرد کردیا جائے۔ اس پر پاکستان کی طرف سے یہ جواب دیا گیا۔ کہ پاکستان نے باہمی گفت و شنید کے ذریعہ تنازعہ کشمیر کے حل کے لئے اب تک جتنی کوششیں کیں وہ ناکام رہیں۔ جہاں تک اس تنازعہ کو بین الاقوامی عدالت انصاف کے سپرد کرنے کا تعلق ہے پاکستان کو اس تجویز پر کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن اب صورت یہ ہے کہ یہ مسئلہ پہلے ہی حفاظتی کونسل کے سامنے پیش ہے اور الحاق کے طریق کار کے بارے میں بھی پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس طے شدہ مسئلہ کو دوبارہ ہیگ کی عدالت انصاف کے سامنے پیش کرنا بیکار ہے۔ علاوہ ازیں کسی فریق پر اس عدالت کے فیصلوں کی پابندی بھی لازمی نہیں ہوتی۔ اگر بھارت حفاظتی کونسل کی قراردادوں کو نظر انداز کر سکتا ہے تو وہ عدالت کے فیصلوں کو بھی اسی ڈھٹائی کے ساتھ مسترد کر سکتا ہے۔

بحث کے بعد کینیڈا کے نمائندے مسٹر بریشر نے اعتراف کیا کہ وہ اپنی تجویز پر فریقین کو متفق نہیں کر سکتے۔

ناقص آٹے کی تقسیم بند

گوجرانوالہ ۱۲ فروری۔ محکمہ خوراک کے مقامی حکام نے عوام کی شکایت پر شہر میں ناقص آٹے کی تقسیم بند کردی ہے۔ متعلقہ حکام عمدہ قسم کا آٹا مہیا کرنے کا بندوبست کر رہے ہیں۔ ناقص آٹا اوکاڑہ سے سپلائی کیا گیا تھا۔

ریلوے کے درجہ چہارم کے ملازم

کراچی ۱۲ فروری مرکزی حکومت کے ایک تازہ حکم کے تحت مغربی پاکستان ریلوے کے درجہ چہارم کے ملازموں کا تبادلہ مشرقی پاکستان ریلوے میں کیا جاسکے گا اسی طرح مشرقی پاکستان ریلوے کے درجہ چہارم کے ملازم اسی قسم کی اسامیوں پر مغربی پاکستان ریلوے میں کام کرسکیں گے۔ یہ حکم مرکزی حکومت کی اس پالیسی کے پیش نظر جاری کیا گیا ہے کہ پاکستان کے ہر شہری کا تقرر ہر اسامی پر کیا جائے خواہ وہ ملک کے کسی علاقے میں کیوں نہ رہتا ہو۔

اس سے پہلے مغربی یا مشرقی پاکستان ریلوے کے درجہ چہارم کے ملازم دوسرے صوبے میں نہیں جاسکتے تھے کیونکہ انہیں اس صوبے میں سکونت کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوتا ہے

پاکستان، عراق، ترکیہ اور ایران کی فضائی افواج میں تعاون کا فیصلہ

دفاعی صلاحیتیں بڑھانے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کی جائے گی

کراچی ۱۳ر فروری۔ پاکستان، عراق، ایران اور ترکیہ کی فضائی افواج کے سربراہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنی معلومات اور تجربے میں ایک دوسرے کو شریک کریں گے۔ اور فضائی فوج کی دفاعی صلاحیتوں کو بڑھانے میں ایک دوسرے کی ہر ممکن مدد کریں گے۔

یہ فیصلہ کراچی میں چاروں ملکوں کی فضائیہ کے سربراہوں کی بات چیت کے بعد کیا گیا ہے جس میں تعاون اور معلومات کے تبادلے کی مختلف تجاویز زیر بحث آئیں ——— اور ہوابازوں کو تربیت کی سہولتیں مہیا کرنے کے سوال پر بھی غور کیا گیا ——— ترکیہ، عراق اور ایران کی فضائیہ کے سربراہ پاکستانی فضائیہ کا مظاہرہ دیکھنے کراچی آئے تھے اور انہوں نے پاکستان کے دوسرے علاقوں کا بھی دورہ کیا۔

کراچی میں پاکستانی فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایئر وائس مارشل اصغر خاں سے بات چیت کے دوران تینوں دوست ملکوں کی فضائی افواج کے سربراہوں نے اس بات پر زور دیا کہ فوجی افسر جلد از جلد ایک دوسرے کے ملکوں کا خیر سگالی دورہ کریں اور فضائی افواج کو ایک دوسرے کے زیادہ قریب لانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ یہ چاروں سربراہ اس سال اکتوبر میں اکٹھے ہوں گے۔

بھارتی وزیر خزانہ کا استعفا یقینی ہوگیا

نئی دہلی ۱۳ر فروری۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق بھارت کے وزیر خزانہ مسٹر کرشنما چاری کا اپنے عہدے سے مستعفی ہونا یقینی ہوگیا ہے ان حلقوں کا کہنا ہے کہ مسٹر کرشنما چاری نے اپنا استعفا وزیر اعظم پنڈت نہرو کو پیش بھی کر دیا ہے۔ اور انہوں نے پارلیمنٹ اور سیاسی زندگی سے بھی قطع تعلق کی خواہش ظاہر کی ہے۔

مسٹر کرشنما چاری جو مسٹر دیش مکھ کے استعفا کے بعد ستمبر ۱۹۵۶ء میں بھارت کے وزیر خزانہ بنے تھے۔ مشہور "مندھرا اسکینڈل" میں ملوث تھے۔ جس کی تحقیقات کیلئے بھارتی حکومت نے بمبئی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر چھاگلہ کی زیر صدارت ایک کمیشن مقرر کیا تھا ——— مسٹر چھاگلہ نے اپنی رپورٹ کل پنڈت نہرو کے حوالے کر دی ہے۔ اور اس میں مبینہ طور پر مسٹر کرشنما چاری اور وزارت خزانہ کے پرنسپل سیکرٹری مسٹر ایم۔ ایچ پٹیل پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے سرکاری لائف انشورنس کارپوریشن کا روپیہ ایسے نجی اداروں میں لگایا جس سے اس روپے کی واپسی یقینی نہیں تھی۔

وسیع اتحاد کیلئے عربوں کی خواہش سے امریکہ کا اظہار ہمدردی

"مصر اور شام کے عوام کا ردِ عمل معلوم کرنا ضروری ہے" ڈلیس

واشنگٹن ۱۳ فروری۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلیس نے کہا ہے کہ وسیع تر اتحاد کے لئے عربوں کی خواہش سے امریکہ کو ہمدردی ہے لیکن ابھی مصر اور شام کی وفاقی یونین کی اہمیت کا صحیح اور قطعی اندازہ لگانا ممکن نہیں۔

مسٹر ڈلیس نے کہا صورت حال کا کوئی صحیح اندازہ لگانے سے قبل امریکہ کو مصر اور شام کے عوام کا ردعمل معلوم کرنا ہوگا۔ ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آیا مصر اور شام کی یونین امن کے اصولوں کے مطابق ہے اور نئی یونین سے اس علاقے کے عوام کی فلاح و بہبود کا مقصد پورا ہوگا یا نہیں۔ کسی قطعی نتیجہ پر پہنچنے سے قبل امریکہ نئی متحدہ عرب جمہوریہ کے ہمسایہ ملکوں کی رائے بھی معلوم کرے گا۔

جو دوسرے عرب ملک اپنے وفاق قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان کے بارے میں مسٹر ڈلیس نے یہ رائے ظاہر کی کہ یہ وفاق غالباً اتنے مکمل نہیں ہوں گے جتنا مکمل مصر اور شام کا وفاق ظاہر کیا جا رہا ہے آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ متحدہ عرب جمہوریہ (مصر اور شام کی یونین) کے قیام سے اقوام متحدہ میں مصر اور شام کی نمائندگی میں تبدیلی آئے گی۔

تین سو تولہ سونا پکڑا گیا

کراچی ۱۳ر فروری۔ مقامی پولیس نے کل دو صرافوں کی دوکان پر چھاپہ مار کر ۳۲ ہزار مالیت کے تین سو تولے سونے پر قبضہ کر لیا جو مبینہ طور پر ڈھاکہ کو سمگل کیا جانے والا تھا۔ دونوں صراف رحمت اور شیر علی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

امریکہ کی اقتصادی صورتحال پر تبصرہ

واشنگٹن ۱۳ر فروری صدر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ امریکہ کا موجودہ اقتصادی انحطاط عارضی ہے اور توقع ہے کہ اس سال کے آخر میں صورت حال بہتر ہو جائے گا

صدر آئزن ہاور نے یہ بات ایک خاص اعلان میں کہی ہے۔ جس میں امریکہ کی موجودہ اقتصادی صورت حال پر تبصرہ کیا گیا تھا۔

قادیان میں ایک درویش کی وفات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ ربوہ)

امیر جماعت احمدیہ قادیان بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ شیخ احمد صاحب قاری ولد غلام احمد صاحب مرحوم مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۱۲/۲/۵۸ کو قادیان میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی جائے اور ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائی جائے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جملہ عزیز و اقارب کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ——— ناظر دفتر حفاظت مرکز ہند۔ ربوہ

درخواست دعا میرے بھائی ڈاکٹر عبدالستار شاہ چک ۲۴۲ ضلع لائلپور عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ حکیم عبدالرحمٰن شاہ۔ ربوہ

"پیشگوئی مصلح موعود" پر انعامی تحریری مقابلہ

۲۰ر فروری ۱۹۵۸ء جلسہ مصلح موعود کے موقع پر شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ماتحت "پیشگوئی مصلح موعود" پر ایک انعامی تحریری مقابلہ ہوگا۔ اول، دوم، سوم آنے والیوں کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے سالانہ اجتماع کے موقع پر انعامات دیئے جائیں گے۔ مقابلہ میں شامل ہونے والیاں اپنے نام پندرہ فروری تک بھجوا دیں۔ تاکہ ان کو رول نمبر دیئے جاسکیں۔

ربوہ میں امتحان جامعہ نصرت کالج میں صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوگا۔ بیرونی لجنات بھی بہنوں میں تحریک کرکے اپنے انتظام کے ماتحت مضمون لکھوا کر سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نام بھجوا دیں۔ یہ مقابلہ اسلئے رکھا گیا ہے تا بہنیں کثرت کے ساتھ اس پیشگوئی کا مطالعہ کریں۔ اور یہ پیشگوئی ان کے ذہن نشین ہو جائے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴